امام احمد رضا خان

# معمارِ پاکستان

(مجموعہ)

پروفیسر اقبال احمد اختر القادری



رضا اکیڈیمی رجسٹرڈ لاہور
(پاکستان)

امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ

# معمارِ پاکستان

(رحمۃ اللہ علیہ)

پروفیسر اقبال احمد اختر القادری

رضا اکیڈمی (رجسٹرڈ) لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والصلوٰۃ علیٰ رسولہ النبی الکریم


سلسلہ مطبوعات نمبر ۱۱۹

نام کتاب : معمار پاکستان

تصنیف : پروفیسر اقبال احمد اختر القادری

ناشر : رضا اکیڈمی

مطبع : احمد سجاد آرٹ پریس ہوسپٹل روڈ۔ لاہور

ہدیہ : دعائے خیر بحق معاونین رضا اکیڈمی رجسٹرڈ لاہور

عطیات بھیجنے کے لیے رضا اکیڈمی

اکاؤنٹ نمبر ۹۳۸/۳۸، حبیب بنک۔ وسن پورہ برانچ ○ لاہور

بذریعہ ڈاک طلب کرنے والے حضرات ۱۰/- روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال کریں۔

ملنے کا پتہ:

رضا اکیڈمی رجسٹرڈ مسجد رضا محبوب روڈ۔ چاہ میراں، لاہور پاکستان

کوڈ نمبر ۵۴۹۰۰، فون نمبر ۷۶۵۰۴۴۰


بسم اللہ الرحمان الرحیم




"معمار پاکستان" کے نام سے محترم جناب پروفیسر محمد اقبال احمد اختر القادری زید مجدہ نے یہ رسالہ قلم بند کیا ہے جس سے موصوف نے امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کو "معمار پاکستان" کے عنوان سے متعارف کرانے کی طرح ڈالی ہے، یہ کوئی نئی دریافت نہیں اور نہ ہی اسے تصوراتی کہا جا سکتا ہے بلکہ انہوں نے ایسی حقیقت کو اجاگر کرنے کی پاکیزہ سعی کی ہے جس پر تعصب و عناد کی تہ جم چکی تھی۔

اس سلسلہ کو پہلے پہل پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری نقشبندی مجددی، دامت برکاتہم العالیہ نے شروع فرمایا جس کی تفصیل "فاضل بریلوی اور ترک موالات" میں دیکھی جا سکتی ہے۔

امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی آواز کو وقت کے اکابر و افاضل، علماء کرام اور مشائخ عظام نے خوب آگے بڑھایا جن میں حضرت محدث اعظم ہند سید محمد اشرفی جیلانی کچھوچھوی، حضرت صدر الافاضل مولانا الحاج الحافظ السید محمد نعیم الدین مراد آبادی، حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی، حجۃ الاسلام حضرت علامہ مولانا حامد رضا خان بریلوی، مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان بریلوی، امیر ملت پیر حافظ سید جماعت علی شاہ علی پوری، پیر صاحب مانکی شریف، پیر صاحب زکوڑی شریف، مولانا عبدالحامد بدایونی، علامہ ابوالحسنات

سید محمد احمد قادری ، علامہ عبدالغفور ہزاروی ، علامہ سید احمد سعید کاظمی ، مولانا محمد بخش مسلم بی ۔ اے ، حضرت علامہ مولانا غلام دستگیر قصوری ، شیخ الاسلام الحاج الحافظ خواجہ محمد قمرالدین صاحب سیالوی رحمھم اللہ تعالیٰ ایسی بلند مرتبت شخصیات خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

جن کے خلفاء مریدین، معتقدین اور عوام اہل سنت نے تحریک پاکستان کو کامیابی سے ہمکنار فرمایا اور دنیا کے نقشے پر مملکت اسلامیہ پاکستان کا سورج طلوع ہوا، آیئے اس رسالہ میں " معمار پاکستان " امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی مساعی جمیلہ کو پڑھیں ، اور دل میں جگہ دیں۔

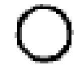
رضا اکیڈمی کو اس رسالہ کی اشاعت کے سعادت حاصل ہو رہی ہے آیئے اس مشن کو مزید ترقی پر گامزن کرنے کے لئے اس عظیم اشاعتی ادارہ کی مالی و اخلاقی ، امداد کر کے مستحکم کریں۔ ادارہ جناب پروفیسر موصوف الصدر کا بے حد ممنوں ہے کہ انہوں نے " معمار پاکستان " ایسا عمدہ رسالہ اشاعت کے لئے عنایت فرمایا ، دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کی اس حسین کاوش کو قبولیت کا شرف عطا فرمائے ! امین

محمد مقبول احمد قادری ضیائی : لاہور

۲۷ جمادی الاخری ۱۴۱۷ھ

۱۰ نومبر ۱۹۹۶ء





## جنرل محمد ضیاء الحق

(سابق صدر پاکستان و چیف آف آرمی اسٹاف پاکستان)

" آپ کو بنارس میں منعقد ہونے والے (اپریل) ۱۹۴۶ء کا وہ عظیم الشان اجتماع بھی یاد ہوگا جس میں برصغیر کے طول و عرض سے (امام احمد رضا سے عقیدت و محبت رکھنے والے) چھ ہزار علماء و مشائخ اور لاکھوں مسلمانوں نے شرکت کی اس ایمان افروز اجتماع نے نظریہ پاکستان کی تائید و توثیق کر کے حصول پاکستان کی منزل کو آسان بنادیا۔"

(مشائخ کانفرنس منعقدہ ۲۲ ستمبر ۱۹۸۰ء اسلام آباد سے خطاب)

## غلام اسحاق خان

(سابق صدر پاکستان)

"اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں اپنے دور کے ایک نابغہ روزگار عالم و فاضل تھے۔۔۔ انہوں نے برصغیر کے مسلمانوں کی علمی و سیاسی ناگفتہ بہ حالت کو سنوارنے کے لئے اپنی تمام توانائیوں کو بروئے کار لاکر آزادی کے لئے علمی و قلمی جہاد کیا۔۔۔ انہوں نے مسلمانوں میں ایسی بیداری پیدا کی جس سے انہیں برصغیر میں اپنے مخالفین پر فتح نصیب ہوئی اور مسلمان برصغیر میں ایک آزاد مملکت خداداد پاکستان کے امین ہوئے۔"

(مجلّہ امام احمد رضا کانفرنس ۱۹۹۳ء کراچی، صفحہ ۱۵)

○

## وسیم سجاد

(چیئرمین سینیٹ آف پاکستان، سابق صدر پاکستان)

"امام احمد رضا خاں ایک ایسی نابغہ روزگار شخصیت ہیں جنھوں نے تقریباً ایک صدی قبل مسلمانان برصغیر کے لئے خصوصاً اور پورے عالم اسلام کے لئے عموماً ایک فکری انقلاب برپا کیا۔۔۔

انہوں نے علمی اور فکری میدان میں دو قومی نظریے کو تقویت دی اور مسلمانان برصغیر کے لئے علیحدہ مملکت کے تصور کو جلا بخشی۔"

(مجلّہ امام احمد رضا کانفرنس ۱۹۹۵ء اسلام آباد صفحہ ۹)

○



## بے نظیر بھٹو

(وزیر اعظم پاکستان)

"امام احمد رضا خاں بریلوی جنوبی ایشیاء کی ان شخصیات میں سے تھے جن سے نہ صرف دنیائے علم و فضل نے فائدہ اٹھایا بلکہ عوام بھی ان کے روحانی فیوض سے مستفیض ہوئے۔۔۔ جب مسلمانان جنوبی ایشیاء دینی و روحانی، سیاسی و فکری اور معاشی و معاشرتی ناہمواریوں سے دوچار تھے۔۔۔ (ایسے میں) انہوں نے مسلمانان جنوبی ایشیاء کے دلوں میں عشق رسالت کی شمع روشن کی۔"

(مجلّہ امام احمد رضا کانفرنس ۱۹۸۹ء کراچی، صفحہ ۱۵)

○

## سید یوسف رضا گیلانی

(اسپیکر قومی اسمبلی، پاکستان)

"محبت رسول اور فروغ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہ مرکزی نکتہ ہے جس کے گرد امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مسلمانان برصغیر پاک و ہند کو جمع کیا جو آگے چل کر تحریک پاکستان کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔۔۔ جب قائد اعظم اور علامہ اقبال نے مسلمانوں کے لئے علیحدہ مملکت کی تحریک چلائی تو امام احمد رضا کے صاحبزادگان اور متوسلین علماء و عوام نے "آل انڈیا سنی کانفرنس" کے پلیٹ فارم سے بھرپور ان کا ساتھ دیا، اور انہیں کی جدوجہد کے طفیل یہ ملک پاکستان وجود میں آیا۔۔۔ اس اعتبار سے امام احمد رضا پاکستان کے اولین محسنین میں سے ہیں۔"

(روزنامہ عوام، کراچی، شمارہ ۲۴ جولائی ۱۹۹۵ء صفحہ ۲)

## پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد (کراچی)

☆

"برادرم ڈاکٹر اقبال احمد اخترالقادری اہلسنت کے خاموش مگر پرجوش جوانوں میں ممتاز ہیں----وہ نئی نسل کی نمائندگی کرتے ہیں---- وہ نئے نئے زاویوں سے سوچتے اور لکھتے ہیں، مولیٰ تعالیٰ ان کے قلم کو رواں دواں رکھے----"

"ان کو تحریر و تحقیق کا سلیقہ آتا ہے۔ ماشاء اللہ ان کی نگارشات نہ صرف پاکستان بلکہ ہندوستان اور انگلستان میں بھی شائع ہورہی ہیں---- مولیٰ تعالیٰ ان کے تحقیقی و تنقیدی شعور کو مزید پروان چڑھائے اور وہ علم و دانش اور دین و مسلک کی خدمت کرتے رہیں----. آمین"

## علامہ عبدالوہاب خان قادری (لاڑکانہ)

☆

"لائق صد بوسہ نگاری ہیں وہ قلم رجال عظیم الجلال حضرت مولانا محمد اقبال احمد اخترالقادری، صاحب کمال طال عمرہ جن کی تحریر دلپذیر شہد کی طرح شیریں اور مفید تر شفاء للناس، انداز بیان، سکہ کا نشان، اللہ کرے زور قلم اور زیادہ-----"

☆



# تقریظ

### از:- فاضل ادیب، عالم اریب، معتی جلیل، منتخب طلیل،
### حضرت علامہ ابو حماد مفتی احمد میاں برکاتی مدظلہ

بچپن سے سنتے آئے کہ اقبال نے معذرت پیش کرتے ہوئے کہا تھا کہ "اقبال دیر سے ہی آتا ہے" ............ اب وہ بات ایسے وقت سمجھ میں آئی جب تمام تر اقبالات اور تعلیمات و تحریمات امام احمد رضا محدث بریلوی رحمت اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف یک دم متوجہ ہوگئے بلکہ یوں کہیے کہ تحقیق و تدقیق کے تمام دینی و مذہبی رجحانات امام احمد رضا کی طرف جھک گئے ............ اور امام کی خدمات و شخصیت کے چھپے رخ، قبلہ افکار و مطلع انوار بننے لگے، ............ اب امام احمد رضا کے دربار میں اچھے اچھے منتہی بھی، مبتدی نظر آنے لگے ہیں اور بڑے بڑے شہسوار فکر و فن گھٹنے ٹیکنے لگے ہیں ............ امام احمد رضا، مسائل کو ظاہر بیں نگاہوں سے نہ دیکھتے تھے ............ ان کے فضل و تقویٰ میں ایک ایسا آئینہ تھا جس سے ان کی نگاہ، امام اعظم ابو حنیفہ کی طرح، مستقبل کے تمام مسائل پر تھی اور برسوں پہلے، وہ مسائل پیش کرکے ان کے حل بھی بتاگئے ............ امام احمد رضا کی دور رس نگاہیں پاکستان کو بھی دیکھ رہی تھیں ............ چنانچہ وہ ایک نظریہ دے گئے "دو قومی نظریہ" جو خالص اسلامی نظریہ ہے ............ امام احمد رضا یہ بھی بتاگئے کہ ایک نوزائیدہ اسلامی مملکت کو ترقی کی معراج تک پہنچانے کے لیے معاشی، اقتصادی اور معاشرتی بلندیوں میں کس طرح کام کرنا ہوگا ............ ملت کے نوجوانوں کے ترجمان ڈاکٹر محمد اقبال اخترالقادری نے ان ہی گوشوں کو اجاگر کرنے کے لیے "معمار پاکستان" پر قلم اٹھایا ہے اور خوب حق ادا کیا ہے ............ اور تاریخ کے وہ اوراق سامنے لائے ہیں جو راہوں میں بکھر کر گم ہوگئے تھے ............ اقبال احمد اخترالقادری خوب لکھتے ہیں ہر زاویے سے لکھتے ہیں ............ ہر موضوع پر بے تکلف لکھتے ہیں ............ ہر طبقہ فکر کے لیے لکھتے ہیں ............ ہر عمر کے لوگوں کے لیے لکھتے ہیں ............ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ ............ اقبال احمد اخترالقادری کی تحریریں دعوت دیتی ہیں، ان نگاہوں کو جو تنگ ہیں ان فکروں کو جو تعصب کا شکار ہیں ............ ان بھولے بھالے سینوں کو، جو راہ میں دین کے ڈاکوؤں کے ہاتھوں اچک لیے جاتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

# معمار پاکستان

تاریخ شاہد ہے کہ ملت اسلامیہ پر جب بھی کوئی مشکل وقت آیا تو علماء حق اور مشائخ نے اس کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیا۔۔۔ دین کے فروغ و نفاذ کی ہر کوشش میں وہ ہمیشہ آگے آگے رہے۔۔۔ اسلام اور اس کے شعائر کے خلاف جب کسی نے ہرزہ سرائی کی' انہوں نے للکارا۔۔۔ الغرض غیر ملکی تسلط سے ہندوستان کو آزاد کرانے کی تحریک ہو یا اسلامی مملکت کے حصول کی جدوجہد' ہمارے اسلاف اور ان کے لاکھوں عقیدت مندوں نے اپنے خون جگر سے ایسی تحریکوں کو پروان چڑھایا اور اس کے ثمرات سے قوم کو متمتع ہونے کا موقع فراہم کیا۔۔۔(۱)

۱۸۵۷ء میں علامہ فضل حق خیر آبادی' مفتی کفایت علی کافی' مولانا امام بخش صہبائی' مفتی عنایت احمد کاکوروی' مولانا فیض احمد بدایونی' مولانا احمد شاہ مدراسی' سید وہاج الدین مراد آبادی' مولانا نقی علی خان(والد ماجد امام احمد رضا) اور مولانا رضا علی خان(جد امجد امام احمد رضا) جیسے بے شمار اکابر علماء و مشائخ اور ان کے ارادت مندوں نے انگریز سامراج کا تختہ الٹنے میں جو بیش بہا قربانیاں دیں ان کے بغیر جنگ آزادی اور تحریک پاکستان کا تصور بھی ممکن نہیں ہے۔۔۔(۲)

تحریک جنگ آزادی ۱۸۵۷ء محض ایک وقتی اور ہنگامی جذبہ نہ تھا بلکہ اسلامی حکومت کے قیام کے لئے ایک منظم پروگرام کی بنیاد تھی جس نے آگے چل کر تحریک پاکستان کا روپ دھارا۔۔۔

## تحریک پاکستان۔۔۔!

یہ وہی تحریک ہے جسے حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے سرگرمی سے عہد اکبری میں قید و بند کی صعوبتیں جھیل کر آگے بڑھایا۔۔۔ جس کی حضرت علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے خاموش تائید کی' جسے مغلیہ سلطنت کے زوال کے بعد زندہ رکھنے میں شاہ عبدالرحیم' شاہ ولی اللہ محدث دہلوی' مولانا رضا علی خان جیسے اکابر نے دن رات ایک کر دیا اور اس تحریک کو آگے بڑھایا۔۔۔

عہد اکبری میں جب غیر مسلم اکثریت نے حکومت اسلامیہ پر چھا جانے کی کوشش کی اور اسلام کے خلاف محاذ قائم کیا تو حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے دو قومی نظریہ کی بنیاد پر سخت جدوجہد کی۔۔۔ (۳) یہ وہی نظریہ ہے جو قرآن حکیم نے پیش فرمایا۔۔۔

لکم دینکم ولی دین۔۔۔(۴)

"تمہیں تمہارا اور مجھے میرا دین"

---پھر حضرت شیخ احمد سرہندی کی پیروی کرتے ہوئے امام احمد رضا نے دو قومی نظریہ کا احیاء کیا---(۵) اور اس ضمن میں تحریری دستاویز ۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۰ء میں پیش کی--- (۶)"دو قومی نظریہ" یہ وہی نظریہ ہے جس کی بنیاد پر پاکستان معرض وجود میں آیا---

عہد امام احمد رضا اور اس کا ماضی قریب اور مستقبل قریب جو ایک صدی پر پھیلا ہوا ہے' انقلابات کا دور تھا--- امام احمد رضا انقلاب ۱۸۵۷ء سے ایک سال قبل بریلی میں پیدا ہوئے اور وہیں تحریک ترک موالات کے ہنگامی دور میں انتقال ہوا---(۷) اپنی ۶۵ سالہ زندگی میں جو علمی' دینی' ملی اور سیاسی خدمات انجام دیں وہ تاریخ میں نمایاں طور پر سنہری حروف سے رقم کرنے کے لائق ہیں' مگر آہ---!

افسوس---! آج ہماری تحریک آزادی کی تاریخ جس انداز میں پیش کی جارہی ہے اس میں تعصب کا عنصر نمایاں ہے--- جنہوں نے دین و ملت کی بے لوث خدمت کی وہ پس منظر میں چلے گئے اور جن لوگوں نے ان کے مقابلے میں معمولی کام کیا' مبالغہ آرائی اور پروپیگنڈہ کے ذریعے ان کی خدمات کو رائی کا پہاڑ بنا کر دکھایا گیا--- اس حقیقت کو پاکستان کے شہرۂ آفاق مورخ پروفیسر ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے جب محسوس کیا تو ان سے رہا نہ گیا اور ایک عام محفل میں برملا اظہار فرمایا کہ

"اب میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ تاریخ میں اب تک جو کچھ لکھا گیا' وہ سب یک طرفہ ہے"---(۸)

اس حقیقت کا اظہار قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد کے شعبہ تاریخ کے استاد' پروفیسر ڈاکٹر اسلم سید نے بھی گزشتہ برس (۱۹۹۴ء) اسلام آباد میں ہونے والی ایک ایسی علمی مجلس میں برملا فرمایا' جس کی صدارت پاکستان کے



سب سے بڑے قانون ساز ادارہ "قومی اسمبلی" کے اسپیکر فرما رہے تھے---(۹)

اصل حقائق کو مسخ کرنا' یہ تاریخ کا المیہ ہے--- یہ تاریخ نگاری کا المیہ ہے--- یہ اسلاف سے بے وفائی اور آنے والی نسلوں سے دھوکہ اور بغاوت نہیں تو کیا ہے---!

شاہراہ پاکستان' کہ جس پر تحریک پاکستان چلی اور ۱۹۴۷ء میں پاکستان کا قیام ممکن ہوا' کو اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو امام احمد رضا' ان کے خلفاء و تلامذہ اور معتقدین کے گہرے نقوش جا بجا نظر آتے ہیں---

۱۸۸۴ء میں انڈین نیشنل کانگریس کا قیام عمل میں آیا--- ۱۹۰۵ء میں تحریک ریشمی رومال کا آغاز ہوا' اسی زمانہ میں جمعیت انصار الاسلام قائم ہوئی--- ۱۹۰۶ء میں آل انڈیا مسلم لیگ قائم ہوئی--- ۱۹۱۱ء میں جنگ طرابلس ہوئی--- ۱۹۱۲ء میں جنگ بلقان ہوئی--- ۱۹۱۴ء میں پہلی جنگ عظیم شروع ہوئی--- اسی سال جمعیت العلماء ہند بنی--- ۱۹۲۰ء میں گاندھی جی نے تحریک ترک موالات شروع کی جس کا مقصد انگریزوں کا بائیکاٹ کر کے ان پر دباؤ ڈالنا اور ہندوستان کی آزادی کے لئے راستہ ہموار کرنا مشہور کیا گیا--- اسی زمانہ میں تحریک ہجرت اور تحریک ترک گاؤ کشی چلی--- ان تمام تحریکوں کا مقصد مسلمانوں کو کمزور سے کمزور کرنا تھا---

امام احمد رضا کی دوربین نگاہ ان تحریکوں کے مضمرات کو دیکھ رہی تھی چنانچہ آپ فرماتے ہیں---

"دشمن اپنے دشمن کے لئے تین باتیں چاہتا ہے' اول اس کی موت کہ جھگڑا ہی ختم ہو--- دوئم' یہ نہ ہو اس کی جلا وطنی کہ اپنے پاس نہ رہے--- سوئم' یہ بھی نہ ہو سکے تو

اخیر درجہ اس کی بے پری کہ عاجز بن کر رہے ---(۱۰)

تحریک خلافت کے ذریعہ ہندوستان کے بے دست و پا مسلمانوں کو انگریزوں سے لڑا کر ختم کرنے کی کوشش کی گئی ---- تحریک ہجرت میں مسلمانوں کو ہندوستان سے جلا وطن کرکے دور رکھنے کی کوشش کی گئی ---- تحریک ترک موالات میں مسلمانوں کے پاس جو کچھ تھا وہ سب کچھ لٹا کر عاجز اور بے پر بنانے کی بھرپور کوشش کی گئی ---- امام احمد رضا کے بتائے ہوئے دشمنان اسلام کے تینوں عزائم ان تحریکوں میں نمایاں جھلک رہے ہیں۔

امام احمد رضا نے ۱۹۱۲ء میں مسلمانوں کے معاشی استحکام کے لئے رسالہ ----

○ ---- "تدبیر فلاح و نجات و اصلاح"

پیش کیا سیاسی استحکام اور دو قومی نظریہ کے پرچار کے لئے ۱۹۲۰ء میں معرکۃ الاراء دستاویز بصورت رسالہ

○ ---- "المحجۃ المؤتمنۃ فی آیۃ الممتحنۃ"

پیش کی۔ تحریک خلافت اور تحریک ہجرت کے ضمن میں رسالے

○ ---- "دوام العیش فی الائمۃ من القریش"

○ ---- "اعلام الاعلام بان ہندوستان دار الاسلام"

پیش کرکے رہنمائی کی --- تحریک ترک گاؤ کشی کے رد میں رسالہ ----

○ ---- "انفس الفکر فی قربان البقر"

پیش فرمایا ----

اس سے کس کو انکار ہے کہ پاکستان دو قومی نظریہ کے تحت وجود میں آیا اور یہ بھی حقیقت ہے کہ امام احمد رضا نے اس وقت دو قومی نظریہ کا پرچار کیا جب قائد اعظم محمد علی جناح اور علامہ اقبال بھی غافل تھے، اس حقیقت کا اظہار کرتے ہوئے پاکستان کے ممتاز ادیب و دانشور سابق سینیٹر، سابق



وفاقی وزیر، چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل آف پاکستان، مولانا کوثر نیازی مرحوم فرماتے ہیں ----

"انہوں نے متحدہ قومیت کے خلاف اس وقت آواز اٹھائی جب علامہ اقبال اور قائد اعظم بھی اس کی زلف گرہ گیر کے اسیر تھے، دیکھا جائے تو "دو قومی نظریہ" کے عقیدے میں امام احمد رضا مقتدا ہیں اور یہ دونوں حضرات مقتدی، --- پاکستان کی تحریک کو کبھی فروغ نہ حاصل ہوتا اگر امام احمد رضا سالوں پہلے مسلمانوں کو ہندوؤں کی چالوں سے باخبر نہ کرتے" ---(۱۱)

۱۹۱۵ء میں چودھری رحمت علی نے بزم شبلی، لاہور کے اجلاس میں اسلامی ریاست کے قیام کی ضرورت پر زور دیا تھا --- ۱۹۱۷ء میں دہلی کے عبد الجبار خیری اور عبد الستار خیری نے اسٹاک ہوم (Stock Home) میں تقسیم ہند کی تجویز پیش کی --- امام احمد رضا کے وصال (۱۹۲۱ء) کے چار سال بعد ۱۹۲۵ء میں مسلم یونیورسٹی علی گڑھ پریس سے عبد القدیر نامی ایک بزرگ کا رسالہ شائع ہوا، جس میں تقسیم ہند کی مفصل تجویز پیش کی گئی اور جغرافیائی حدود کی نشاندہی کی گئی اور ساتھ ہی تقسیم کے طریقہ کار کی وضاحت بھی کی گئی ---(۱۲)

پاکستان کے ایک مشہور مورخ نے اس حقیقت کا انکشاف فرمایا کہ امام احمد رضا کے تلمیذ و خلیفہ صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی غالباً پہلے عالم دین ہیں جنہوں نے واشگاف الفاظ میں تقسیم ہند کی تجویز ان الفاظ میں پیش کرکے پاکستان کا مطالبہ کیا ----

"ملک تقسیم کرکے ہندو مسلم علاقے تشکیل دیے جائیں،

ہر علاقے میں اسی علاقے والے کی حکومت ہو"۔۔۔۔(۱۳)

مولانا نعیم الدین مراد آبادی نے امام احمد رضا کے پیش کردہ دو قومی نظریہ کے تحت یہ تجویز پیش فرمائی اور پھر اس تحریک کو تیز تر کرنے کے لئے ۱۹۲۵ء میں ایک تنظیم **"الجمعیتہ العالیہ المرکزیہ"** کی بنیاد ڈالی۔۔۔۔

امام احمد رضا نے ۱۹۲۰ء میں دو قومی نظریہ کی دستاویز **"المحجتہ الموتمنہ فی ایتہ الممتحنہ"** کی صورت میں پیش کی اور اس کے ایک سال بعد ۱۹۲۱ء میں وہ رحلت فرما گئے مگر اپنے پیچھے وہ ایک ایسی جماعت چھوڑ گئے جس نے اس مشن کو آگے بڑھایا بلکہ آپ کی حیات ہی میں یہ حضرات سرگرم ہو گئے تھے۔۔۔ ۱۹۱۹ء سے قبل "جماعت رضائے مصطفیٰ" قائم ہو چکی تھی۔۔۔(۱۴)اس جماعت نے "اتمام حجت تامہ" کے عنوان سے ستر(۷۰) سوالات پر مشتمل ایک سوالنامہ ترک موالات کے حامی علماء کو پیش کیا۔۔۔۔

(۱۵)امام احمد رضا کے خلیفہ اور مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے پروفیسر سید سلیمان اشرف (صدر شعبۂ دینیات) نے مسئلہ ہندو مسلم متحدہ قومیت پر صدر جمعیت العلماء ہند مولانا ابوالکلام آزاد سے مذاکرات کیے اور ۱۹۲۰ء کے ایک جلسۂ عام میں جو جمعیت کے زیر اہتمام بریلی میں ہو رہا تھا' اپنے موقف کا بیبا کانہ اظہار کیا۔۔۔(۱۶)

مولانا نعیم الدین مراد آبادی نے مولانا محمد علی جوہر سے ملاقات کر کے انہیں مشرکین ہند کے ساتھ مسلمانوں کے اختلاط و اتحاد کے خطرناک نتائج سے آگاہ کیا۔۔۔ مولانا موصوف نے ترک موالات کے نتیجے میں ہونے والی ہندو مسلم اخوت کے خلاف دو مقالات بھی لکھے جو ماہنامہ السواداعظم کے شمارہ شوال ۱۳۳۸ھ/۱۹۱۹ء میں شائع ہوئے جب کہ امام احمد رضا حیات تھے۔۔۔(۱۷)



۱۹۲۵ء مراد آباد میں امام احمد رضا سے عقیدت رکھنے والے علماء و مشائخ کی چار روزہ کانفرنس ہوئی' جس میں "آل انڈیا سنی کانفرنس" قائم کی گئی۔۔۔ پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری' صدر اور مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی' ناظم اعلیٰ منتخب ہوئے۔۔۔ آل انڈیا سنی کانفرنس نے پورے ہندوستان میں جگہ جگہ بڑے بڑے اجتماعات منعقد کئے اور لوگوں کو ایک اسلامی ریاست پاکستان کی حمایت و تائید پر آمادہ کیا۔۔۔ اس کا ایک بہت بڑا اور تاریخی اجلاس ۲۷ تا ۳۰ مارچ ۱۹۲۵ء کو "جامعہ نعیمیہ" مراد آباد میں ہوا جس کی صدارت امام احمد رضا کے بڑے صاحبزادے حجتہ الاسلام مولانا حامد رضا خان نے کی' یہاں آپ نے اپنے تاریخی خطبۂ صدارت میں ان تمام امور کی نشاندہی فرمائی جو ۱۹۴۶ء تک منظر عام پر آئے۔۔۔(۱۸)

مولانا نعیم الدین مراد آبادی نے بحیثیت ناظم اعلیٰ آل انڈیا سنی کانفرنس لاہور کے مولانا ابوالحسنات محمد احمد کے استفسار پر جو مکتوب روانہ کیا اس سے ان کے عزم و حوصلے کا اندازہ ہوتا ہے اور یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ امام احمد رضا کے تربیت یافتہ یہ حضرات تحریک پاکستان کے لئے کتنے پر جوش اور مخلص تھے' موصوف کے مکاتیب کے بعض اقتباس پیش کئے جاتے ہیں۔۔۔

○۔۔۔آل انڈیا سنی کانفرنس کا نام جمہوریت اسلامیہ مرکزیہ ہے' یہ دو ایوان پر مشتمل ہوگی' ایک ایوان عام اور دوسرا ایوان علماء ۔۔۔ ایوان علماء کا نام جمہوریت عالیہ ہوگا۔۔۔(۱۹)

○۔۔۔پاکستان کی تجویز سے جمہوریت اسلامیہ کو کسی طرح دستبردار ہونا منظور نہیں' خواہ جناح (محمد علی جناح) اس

کے حامی رہیں یا نہ رہیں---

○---الیکشن کے موقعہ پر کانگریس کے حق میں رائے دینے سے مسلمانوں کو روکنا بالکل بجا ہے اور اس میں کچھ بھی تامل نہیں---(۲۰)

۱۹۴۵ء میں آل انڈیا سنی کانفرنس کی سرگرمیاں عروج پر تھیں، کانفرنس نے ایک بہت بڑا اجلاس طلب کیا، چنانچہ ۲۷ تا ۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء کو بنارس میں چار روزہ اجلاس منعقد ہوا جس میں ہندوستان (مشترکہ پاک و ہند) کے گوشے گوشے سے تقریباً پانچ ہزار علماء و مشائخ نے شرکت کی جب کہ عام اجلاس میں حاضرین کی تعداد ڈیڑھ لاکھ سے بھی متجاوز تھی--- اس عظیم الشان اجتماع میں امام احمد رضا کے تلمیذ اور خاندان اشرفیہ کے آفتاب مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی نے جو خطبۂ صدارت پڑھا اس کے بعض اقتباسات یہ ہیں---

○---جن سُنیوں نے لیگ (مسلم لیگ) کے اس پیغام کو قبول کیا ہے اور جس مسئلے میں لیگ کی تائید کرتے ہیں وہ صرف اس قدر ہے کہ ہندوستان کے ایک حصہ پر اسلام کی، قرآن کی آزاد حکومت ہو---

○---ہم سے مسلم لیگ کو اسی کی امید رکھنی چاہئے کہ اس کا جو قدم سُنیوں کے سمجھے ہوئے پاکستان کے حق میں ہوگا (یعنی اسلام اور قرآن کی آزاد حکومت) اور اس کے جس پیغام میں اسلام و مسلمین کا نفع ہوگا، آل انڈیا سنی کانفرنس کی تائید اس کو بے دریغ حاصل ہوگی اور دینی امور میں ہاتھ لگانے سے پہلے آل انڈیا سنی کانفرنس کی رہنمائی اس کو قبول



کرنا ہوگی اور ضرور کرنا پڑے گی---(۲۱)

آل انڈیا سنی کانفرنس کا ایک اجلاس ۱۹۴۶ء ہی میں اجمیر شریف میں ہوا جس کی صدارت بھی حضرت محدث کچھوچھوی نے فرمائی، اس اجلاس کے خطبۂ صدارت کے چند اقتباسات قابل توجہ ہیں---

○---اب بحث کی لعنت چھوڑو--- اب غفلت کے جرم سے باز آجاؤ، چلے چلو، ایک منٹ بھی نہ رکو--- پاکستان بنالو تو جاکر دم لو کہ یہ کام اے سنیو، سن لو! کہ صرف تمہارا ہے---(۲۲)

آل انڈیا سنی کانفرنس کے اجلاس ۲۷ تا ۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء منعقدہ بنارس میں پیش کردہ یہ قرارداد خاص طور پر قابل توجہ ہے---

"یہ اجلاس مطالبۂ پاکستان کی پر زور حمایت کرتا ہے اور اعلان کرتا ہے کہ علماء ومشائخ اہلسنّت اسلامی حکومت کے قیام کی تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے ہر امکانی قربانی کے واسطے تیار ہیں"---(۲۳)

حصول پاکستان کی جدوجہد میں "آل انڈیا سنی کانفرنس" کے اہم کردار کا اعتراف کرتے ہوئے جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم (سابق صدر پاکستان و سابق چیف آف آرمی اسٹاف، پاکستان) فرماتے ہیں---

"آپ کو بنارس میں منعقد ہونے والا (اپریل) ۱۹۴۶ء کا وہ عظیم الشان اجتماع بھی یاد ہوگا جس میں برصغیر کے طول و عرض سے چھ ہزار علماء و مشائخ اور لاکھوں مسلمانوں نے شرکت کی۔ اس ایمان افروز اجتماع نے نظریہ پاکستان کی تائید

و توثیق کرکے حصول پاکستان کی منزل کو آسان بنا دیا——"

(مشائخ کانفرنس' منعقدہ ۲۲ ستمبر ۱۹۸۰ء' اسلام آباد سے خطاب)

تحریک خلافت کے آغاز میں عدم تعاون کے فتوے پر دستخط لینے کے لئے مولانا محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی جوہر امام احمد رضا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو امام احمد رضا نے فرمایا کہ مولانا آپ کی اور میری سیاست میں فرق ہے' آپ ہند و مسلم اتحاد کے حامی ہیں اور میں مخالف—— امام احمد رضا کی اس بات کا ان کے دل پر اثر ہوا—— پھر مولانا محمد علی جوہر ۱۹۳۰ء میں گول میز کانفرنس میں شرکت کے لئے لندن جانے سے پہلے امام احمد رضا کے خلیفہ مولانا نعیم الدین مراد آبادی سے ملنے آئے تو انہوں نے بھی ہند و مسلم اتحاد کے خطرناک نتائج کی جانب توجہ دلائی اس پر مولانا محمد علی جوہر نے کہا کہ

"اگر زندہ رہا تو اس کی تلافی کی کوشش کروں گا"

اس کے بعد مولانا شوکت علی جوہر' مولانا نعیم الدین مراد آبادی سے ملنے مراد آباد حاضر ہوئے اور ان کے سامنے ہندو مسلم اتحاد کی حمایت و تائید سے دستبرداری کا اعلان کیا——(۲۴)

قائد اعظم محمد علی جناح نے اکابر علماء اہل سنت کی اس فکر کو آگے بڑھایا اور پاکستان کے لئے جو کار ہائے نمایاں انجام دیئے وہ تاریخ میں آب زر سے لکھنے کے لائق ہیں' ان کا سب سے بڑا کار نامہ اور کمال یہ ہے کہ انہوں نے ہندوستان کے بڑے بڑے سیاستدانوں کے شیش محل کو آن واحد میں توڑ کر رکھ دیا—— اس سے ان کی باکمال سیاسی بصیرت کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے—— تحریک پاکستان سے پہلے جب قائد اعظم محمد علی جناح ہندو مسلم



اتحاد کے داعی تھے اور یہ فرمارہے تھے کہ

"میں طبعی طور پر راسخ کانگریسی ہوں اور کانگریس کی تائید و حمایت میرے لئے باعث اطمینان ہے قوموار اختلاف کسی صورت میں برداشت نہیں کرسکتا"——(۲۵)

اس وقت امام احمد رضا دو قومی نظریہ پیش فرما چکے تھے اور امام احمد رضا کے تربیت یافتہ علماء و مشائخ اسلام کی بقاء اور آزاد اسلامی حکومت کے قیام کے لئے جدوجہد میں مصروف تھے اور مسلمانوں کو دین اسلام کی روشنی میں بڑی دل سوزی سے دعوت عمل دے رہے تھے——

قائد اعظم محمد علی جناح نے ۱۹۲۰ء میں تحریک ترک موالات کے مسئلے پر کانگریس سے علیحدگی اختیار کی—— یہ وہی سال ہے جب امام احمد رضا کا ترک موالات پر مفصل رسالہ "المحجۃ المؤتمنۃ فی آیۃ الممتحنۃ" شائع ہوا—— حقائق کی روشنی میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ امام احمد رضا کے اس رسالے کے مندرجات سے جس طرح ڈاکٹر محمد اقبال باخبر تھے اسی طرح قائد اعظم محمد علی جناح بھی باخبر تھے—— امام احمد رضا کے افکار نے ان دونوں کو متاثر کیا اسی لئے ترک موالات کے سلسلے میں ان دونوں کا موقف غیر منقسم ہندوستان کے دوسرے سیاستدانوں سے مختلف اور امام احمد رضا کے موقف کے مطابق تھا—— فکر رضا سے ان کا اسلامی ضمیر بیدار ہوا اور پھر ترک موالات کے مسئلے پر وہ کانگریس سے علیحدہ گئے—— امام احمد رضا اور ان کے رفقاء کی کوششوں کے نتیجے میں انہوں نے تحریک ترک موالات کے دوران گاندھی جی کے عزائم کو بھانپتے ہوئے بمبئی کے ایک اجلاس میں فرمایا کہ——

"میں یہ کہنے سے باز نہیں رہ سکتا کہ گاندھی جی نے جن

کی میں عزت کرتا ہوں جو پروگرام اختیار کیا ہے وہ قوم کو غلط راستے پر لیئے جارہا ہے ان کا پروگرام قوم کو صراط مستقیم کی بجائے گڑھے کی طرف لے جارہا ہے"۔۔۔(۲۶)

۔۔۔پھر علماء و مشائخ کی مساعیٔ جمیلہ کے آئینہ میں ہنود کے معاندانہ سلوک اور اسلام کی حقیقت کو مزید قریب سے دیکھا اور پہچانا تو فرمایا کہ۔۔۔

"میرا نصب العین یہ ہے کہ انگریز ہندوستان پر قبضہ رکھنا چاہتا ہے گاندھی جی مسلمانوں پر مسلط ہونے کے تمنائی ہیں لیکن ہمیں دونوں کی محکومی منظور نہیں، ہم آزاد رہنا چاہتے ہیں، ہم نہ انگریز کی غلامی پر قناعت کر سکتے ہیں نہ ہندو کی غلامی چاہتے ہیں"۔۔۔(۲۷)

اس میں کوئی شک نہیں کہ قائد اعظم محمد علی جناح نے مسلمانان ہندوستان کی موثر رہنمائی فرمائی، لیکن یہ حقیقت بھی قابل توجہ ہے کہ امام احمد رضا اور دیگر علماء و مشائخ نے اس سے بہت قبل مسلمانان ہندوستان کو اسلام اور ایک الگ اسلامی ریاست کی جانب متوجہ کیا۔۔۔

مسلم لیگ کی بنیاد ۱۹۰۶ء میں ڈھاکہ میں پڑی مگر ۱۹۰۶ء سے ۱۹۳۷ء تک اس نے مسلمانوں کے لئے خصوصیت سے کوئی مثبت کردار ادا نہ کیا۔۔۔ قائد اعظم محمد علی جناح جو کہ پہلے ہندو مسلم اتحاد کے حامی تھے، بعد میں دو قومی نظریئے کے حامی ہوئے۔۔۔ ۱۹۳۷ء میں مسلم لیگ کے صدر منتخب ہوئے تو ان کے انداز فکر میں انقلابات نے جنم لیا پھر ۱۹۴۰ء میں لاہور میں قرار داد پاکستان منظور کر کے مسلمانوں کے لئے ایک علیحدہ وطن کا مطالبہ پیش کیا۔۔۔ ان کے اس مطالبے سے بہت قبل امام احمد رضا اور دیگر علماء و



مشائخ دو قومی نظریہ پیش کر کے اسلامی ریاست کا مطالبہ کر چکے تھے۔۔۔ امام احمد رضا نے ۱۹۲۰ء میں دو قومی نظریہ کی تحریری دستاویز پیش کر کے مسلمانان ہندوستان میں اسلام اور اسلامی ریاست کا سچا جذبہ پیدا کیا۔۔۔(۲۸)

امام احمد رضا کے تلمیذ و خلیفہ مولانا نعیم الدین مراد آبادی نے واشگاف الفاظ میں تقسیم ہند کی تجویزان الفاظ میں پیش کر کے پاکستان کا مطالبہ کیا۔۔۔

"ملک تقسیم کر کے ہندو، مسلم علاقے تشکیل دیئے جائیں ہر علاقہ میں اسی علاقے والے کی حکومت ہو"۔۔۔(۲۹)

۱۹۲۴ء میں مولانا حسرت موہانی نے بھی یوں مطالبہ کیا۔۔۔

"ہندوستان کو تقسیم کر کے دو علیحدہ ریاستیں یعنی "ہندوستان" اور مسلم ہندوستان قائم کی جائیں تاکہ ہندو مسلم جھگڑے کا خاتمہ ہو"۔۔۔(۳۰)

مولانا عبدالقدیر بدایونی یا عبدالقدیر بلگرامی نے ۱۹۲۵ء میں ڈاکٹر علامہ اقبال سے پانچ برس قبل تقسیم ہند کا مفصل لائحہ عمل تجویز کرتے ہوئے فرمایا۔۔۔

"ہندوستان کی تقسیم ہندو مملکت اور مسلم مملکت میں اس طرح ہونا چاہئے کہ مذہبی تحفظ حاصل رہے"۔۔۔(۳۱)

تاریخ کا بغور مطالعہ ہمیں یہ کہنے پر مجبور کرتا ہے کہ غالباً" امام احمد رضا اور ان کے رفقاء کی انہی تجاویز نے ڈاکٹر علامہ اقبال کو تقسیم ہند کی جانب متوجہ کیا۔۔۔ ڈاکٹر موصوف ایک قومی نظریہ کے حامی اور تحریک خلافت

کے وقت صوبائی خلافت کمیٹی کے عہدیدار تھے۔۔۔۔ انہوں نے امام احمد رضا کے فتاویٰ کا مطالعہ فرمایا تھا۔۔۔۔ اسی لئے ایک موقع پر فرمایا کہ۔۔۔۔

"وہ (مولانا احمد رضا) بے حد ذہین اور باریک بین عالم دین تھے، فقہی بصیرت میں ان کا مقام بہت بلند تھا، ان کے فتاویٰ کے مطالعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ کس قدر اعلیٰ اجتہادی صلاحیتوں سے بہرہ ور اور پاک و ہند کے کیسے نابغۂ روزگار فقیہہ تھے۔۔۔۔ ہندوستان کے اس دور متاخرین میں ان جیسا طباع اور ذہین فقیہہ مشکل ملے گا"۔۔۔۔(۳۲)

پھر جب ہندوؤں کی سازشوں کو محسوس کیا تو فرمایا۔۔۔۔

"اسلام کا ہندوؤں کے ہاتھ بک جانا گوارہ نہیں ہو سکتا، افسوس اہل خلافت اپنی اصلی راہ سے بہت دور جا چکے، وہ ہم کو ایک ایسی قومیت کی راہ دیکھا رہے ہیں جس کو کوئی مخلص ایک منٹ کے لئے بھی قبول نہیں کر سکتا"۔۔۔۔(۳۳)

اس کے بعد آپ نے صوبائی خلافت کمیٹی سے استعفیٰ دے دیا۔۔۔۔ پھر ۱۹۳۰ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس منعقدہ الہ آباد میں تقسیم ہند کا تصور پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ۔۔۔۔

"میری آرزو ہے کہ پنجاب، صوبہ سرحد، سندھ اور بلوچستان کو ملا کر ایک واحد اسلامی ریاست قائم کر دی جائے"۔۔۔۔(۳۴)

انہی تجاویز کو سامنے رکھتے ہوئے قائد اعظم محمد علی جناح نے ۱۹۴۰ء کو تصور پاکستان پیش کیا۔۔۔۔ قائد اعظم محمد علی جناح کوئی مذہبی رہنما اور صوفی و عالم دین نہ تھے۔۔۔۔ جس ماحول میں انہوں نے پرورش پائی اس کا تقاضا تھا



کہ وہ ہندو مسلم اتحاد کے لئے کوشش کریں۔۔۔۔ چنانچہ وہ کانگریس میں شریک ہوئے اور ہندو مسلم اتحاد کی بھرپور کوشش کرتے رہے۔۔۔۔

پھر رفتہ رفتہ جب انہوں نے ہندو کی ہندی مزاجی اور مسلمانوں کے اسلامی مزاج کو سمجھا تو اپنے طرز عمل اور انداز فکر پر نظر ثانی کی۔۔۔۔ پھر ڈاکٹر علامہ اقبال کے طفیل اسلامی مزاج کے اور قریب ہوئے تو فکر کا وہ دھارا جو حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی اور امام احمد رضا سے ہوتا ہوا ڈاکٹر علامہ اقبال تک پہنچا تھا، (۳۵) قائد اعظم محمد علی جناح کے فکر و شعور میں سرایت کر گیا۔۔۔۔ اب ہندو مسلم اتحاد کے داعی جناح، دو قومی نظریہ اور اسلام کے زبردست علمبردار بن کر ابھرے اور دیکھتے ہی دیکھتے پورے ہندوستان پر چھا گئے۔۔۔۔ انہوں نے مسلم لیگ کے پلیٹ فارم سے اسلام اور اسلامی ریاست کا نعرہ بلند کیا تو پورا ہندوستان لپک پڑا۔۔۔۔ یہاں یہ بات خاص طور پر قابل توجہ ہے کہ وہ کونسی قوت تھی کہ جس نے الگ اسلامی ریاست کے مطالبہ پر ہندوستان کی فضاء کو اتنا ساز گار کیا۔۔۔۔ ظاہر ہے اتنی عظیم تبدیلی اچانک نہیں ہوتی، جب کہ ماضی قریب میں ہندو مسلم اتحاد کے سلسلے میں وہ کچھ ہوا جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔۔۔۔ اوراق تاریخ شاہد ہیں کہ یہ سب علماء و مشائخ ہی تھے۔۔۔۔ جنہوں نے مسلمانوں کے دل میں جذبہ اسلامی تازہ رکھا۔۔۔۔ امام احمد رضا کے رفقاء، خلفاء اور تلامذہ نے پورے ہندوستان میں بڑے بڑے اجلاس و کانفرنس منعقد کر کے پاکستان اور نظریہ پاکستان کی تائید وحمایت کی۔۔۔۔ تحریک پاکستان اور مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لئے پر زور قراردادیں منظور کیں، جیسا کہ قبل ازیں عرض کیا گیا۔۔۔۔

تحریک پاکستان کے زمانے میں اس کے خلاف پروپیگنڈہ کی غرض سے

جب کانگریسی لیڈر اور علماء بیرونی ممالک میں پھیل گئے تو امام احمد رضا کے خلیفہ مبلغ اسلام مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقی میرٹھی اور علامہ عبدالحامد بدایونی نے بیرون ہندوستان' انگلینڈ' مصر اور دنیا کے دیگر ممالک کا دورہ کر کے نظریہ پاکستان کی وضاحت کی اور بیانگ دہل تحریک پاکستان کی نہ صرف خود حمایت و تائید کی بلکہ دوسروں کو بھی اس کا قائل کر کے شاہراہ پاکستان ہموار کی —— یہ وہی مبلغ اسلام تھے کہ جنہیں قائد اعظم محمد علی جناح نے قیام پاکستان کے بعد اسلامی ممالک میں پاکستان کا نمائندہ بنا کر بھیجا —— (۳۶)

امام احمد رضا کے ایک اور خلیفہ مفتی محمد برہان الحق جبل پوری نے ہندوستان کے دیگر خطوں کے علاوہ صوبہ سندھ اور سرحد کے دور دراز علاقوں میں جا کر نظریہ پاکستان کی حمایت و تائید میں بڑے بڑے اجتماعات کر کے قیام پاکستان کی راہ ہموار کی —— (۳۷)

الغرض تحریک پاکستان میں امام احمد رضا ان کے رفقاء' خلفاء و تلامذہ اور دیگر علماء و مشائخ نے بہت ہی اہم کردار ادا کیا —— ان کا سب سے اہم کارنامہ ملت اسلامیہ کو بیدار کرنا تھا اور یہ صرف اور صرف انہی حضرات کے بس کی بات تھی ——

۱۹۳۳ء میں چودھری رحمت علی نے ایک علیحدہ اسلامی ریاست کے قیام کی تجویز کی تائید کرتے ہوئے غالباً" سب سے پہلے اس جدید اسلامی ریاست کا نام "پاکستان" تجویز کیا —— ۱۹۴۰ء میں لاہور میں قرارداد پاکستان منظور ہوئی ——

۱۹۴۶ء میں امام احمد رضا سے عقیدت رکھنے والے علماء و مشائخ نے بنارس میں آل انڈیا سنی کانفرنس کے اجلاس میں قرارداد پاکستان کی زبردست حمایت و تائید کی اور یوں قائد اعظم محمد علی جناح' ڈاکٹر علامہ اقبال' امام احمد



رضا کے رفقاء' خلفاء و تلامذہ اور دیگر قائدین کی مشترکہ کوششوں سے ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو اسلامی جمہوریہ پاکستان دنیا کے نقشہ پر ابھرا ——

قائد اعظم محمد علی جناح جانتے تھے کہ اگر علماء و مشائخ تحریک پاکستان کی حمایت نہ کرتے تو قیام پاکستان مشکل ہی نہیں بلکہ نا ممکن ہوتا' چنانچہ قیام پاکستان کے بعد جب پرچم کشائی کا وقت آیا تو قائد اعظم محمد علی جناح نے انہی کو منتخب کیا —— قیام پاکستان کے بعد آل انڈیا سنی کانفرنس نے اس جدید اسلامی ریاست کے لئے دستور اسلامی کی تدوین پر توجہ دینا شروع کردی —— چنانچہ ۱۳۶۸ھ / ۱۹۴۸ء میں ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی نے پورے پاکستان کا دورہ کیا اور اس ضمن میں علماء و مشائخ سے تبادلہ خیال کیا —— طے یہ پایا کہ مولانا موصوف پاکستان کے لئے اسلامی دستور کا خاکہ بنا کر پیش کردیں جو قومی اسمبلی سے منظور کرالیا جائے —— ابھی مولانا نعیم الدین مراد آبادی گیارہ دفعات ہی تحریر کرپائے تھے کہ اچانک علالت جان لیوا ثابت ہوئی اور اکتوبر ۱۹۴۸ء میں وصال فرمایا —— (۳۸)

تاریخی حقائق و واقعات اس جانب متوجہ کرتے ہیں کہ بلاشبہ امام احمد رضا مسلمانان ہند کی نشاۃ ثانیہ کے نقیب' دو قومی نظریہ کے مؤسس اور تخلیق پاکستان کے معمار اول ہیں ——

تحریک پاکستان میں آپ اور آپ کے معتقدین کے کردار و عمل کو کسی صورت بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا —— حقائق کی روشنی میں ہم یہ کہنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتے کہ تاریخ تحریک پاکستان جس کی اساس دو قومی نظریہ ہے میں جب تک امام احمد رضا کے شاندار مثالی کردار اور ان کے رفقاء کے کارناموں کو نمایاں جگہ نہیں دی جاتی —— اس وقت تک تحریک پاکستان کی تاریخ نامکمل و ادھوری رہے گی ——

ہم اپنے ان حقیقت پر مبنی شواہد و معروضات کی حمایت میں پاکستان کے صوبہ سندھ کی عدالت عالیہ کے سابق چیف جسٹس اور سابق وزیر اعلیٰ سندھ جسٹس (ریٹائرڈ) سید غوث علی شاہ کے تاریخی اور حقائق پر مبنی کلمات پیش کرتے ہیں جو حقیقت پسند مورخین کو پکار پکار کر دعوت انصاف دے رہے ہیں——

"امام احمد رضا کی شخصیت روشنی کا ایسا مینار ہے جس نے اتھاہ تاریکی اور انتہائی مایوسی کے دور میں مسلمانان ہند کی رہنمائی اپنے علم و عمل کے ذریعے فرمائی' پاکستان کا قیام بھی امام احمد رضا جیسی ہی شخصیات کی قربانیوں کا ثمر ہے——

"آج بھی مسلمانان عالم پر خطرات کے سائے منڈلا رہے ہیں اور ضرورت اس امر کی ہے کہ امام صاحب کی تعلیمات کو دنیا کے گوشے گوشے تک پھیلایا جائے"——(۳۹)

"امام احمد رضا بریلوی نے جنوبی ایشیا کے مسلمانوں کے باہمی نفاق کے خاتمے اور انگریزوں اور ہندوؤں کے خلاف ان کے جذبہ حریت کو بیدار کرکے قائد اعظم محمد علی جناح کے عزم و ارادوں کو بڑی تقویت پہنچائی اور اس میں کوئی شک نہیں کہ محترم امام اور ان کے معتقدین کے تعاون نے حصول مملکت خداداد کو کسی حد تک ممکن بنایا"——(۴۰)

امام احمد رضا کے متبعین اور دیگر علماء و مشائخ نے پاکستان کی حمایت کی اور پاکستان کے لئے بھرپور جدوجہد کی—— اس میں کوئی شک نہیں——

مگر——!

ان حضرات کے سامنے پاکستان کا جو عظیم تصور تھا' آج وہ خواب و خیال



بن کر رہ گیا—— قائد اعظم محمد علی جناح اور دیگر مسلم لیگی سیاستدانوں نے جو وعدے کئے تھے پورے نہ ہوسکے—— ہم کسی اور ہی راہ پر چل نکلے—— آج جس پاکستان میں ہم زندگی بسر کر رہے ہیں وہ ہمارے ان بزرگوں کے خواب سے بہت مختلف ہے—— انہوں نے اسلام کی بات کی تھی مگر آج اوپر سے لے کر نیچے تک ہمارے مزاج میں اسلام ہی نہیں اور سب کچھ ہے—— محض سیاسی منافع حاصل کرنے کے لئے تو اسلام کی بات کی جاتی ہے اور وہ بھی اس لئے کہ ہزاروں منفی کوششوں کے باوجود آج بھی پاکستانی عوام کا مزاج اسلامی ہے—— اہل سیاست اس مزاج سے مجبور ہو کر اسلام کا نام لیتے ہیں اور غریبوں کی اکثریت کی وجہ سے غریبوں کا نام لیتے ہیں——

کاش——!

ہمارے سیاستدانوں میں اخلاص اور فکر و عمل پیدا ہوجائے—— جب تک ہمارے اندر نفاذ اسلام کے لئے سچا اور سر فروشانہ جذبہ پیدا نہ ہوگا ہم اس پاکستان کی تعمیر نہ کرسکیں گے جس کے لئے ہمارے بزرگوں نے تن' من' دھن کی بازی لگا دی تھی' جس کے لئے ہزاروں مسلمان خون کے دریا میں بہہ گئے' ہزاروں عورتوں کی ناموس و عزت خاک میں ملادی گئی—— ہزاروں' لاکھوں بچے نیزے کی نوکوں پر چڑھا دیئے گئے—— کاش ہم ماضی کے ان خوں چکاں شب و روز کو یاد کرکے اپنے حال کی تعمیر میں لگ جائیں—— اسلاف سے بیوفائی اور جفا شعاری کا راستہ چھوڑ کر وفا شعار بن جائیں اور پاکستان کو صحیح معنوں میں پاکستان بنائیں——!

"آمین"

## حواشی و حوالے

○

۱۔ محمد صادق قصوری "اکابر تحریک پاکستان" مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء

۲۔ ایضاً

۳۔ محمد مسعود احمد ڈاکٹر "حیات مجدد الف ثانی" مطبوعہ کراچی ــــ ۱۹۸۹ء

۴۔ قرآن حکیم سورہ الکافرون آیت ــ ۶

۵۔ لاہور کے رائے محمد کمال نے اپنے ایک مقالہ میں انکشاف فرمایا ہے کہ امام احمد رضا نے ۱۸۹۷ء میں پٹنہ کے ایک جلسہ میں دو قومی نظریہ پیش کیا۔ یہ مقالہ سالنامہ معارف رضا شمارہ نہم مطبوعہ ۱۹۸۹ء کراچی میں شائع ہوا ــــ ہمیں اس ضمن میں کوئی مستند تاریخی حوالہ نہ مل سکا۔

۶۔ ماہنامہ فیض رضا لائلپور شمارہ مارچ ۱۹۷۳ء صفحہ ۳

۷۔ ظفر الدین رضوی ملک العلماء "حیات اعلیٰ حضرت" جلد اول مطبوعہ بریلی

۸۔ ہفت روزہ افق کراچی بحوالہ محمد مسعود احمد ڈاکٹر "اجالا" مطبوعہ کراچی ۱۹۸۳ء صفحہ ۵۱

۹۔ امام احمد رضا کانفرنس ۱۹۸۳ء منعقدہ ۴ نومبر ۱۹۸۳ء ہوٹل ہالی ڈے ان اسلام آباد سے خطاب

۱۰۔ (الف) احمد رضا خاں امام "دوام العیش فی ائمۃ من القریش" مطبوعہ لاہور

(ب) محمد مسعود احمد ڈاکٹر "رہبر و رہنما" مطبوعہ کراچی ۱۹۸۷ء صفحہ ۳

۱۱۔ اخباری کالم "مشاہدات و تاثرات" مطبوعہ روزنامہ جنگ راولپنڈی شمارہ ۴ اکتوبر ۱۹۹۰ء

۱۲۔ محمد مسعود احمد ڈاکٹر "رہبر و رہنما" مطبوعہ کراچی ۱۹۸۷ء صفحہ ۱۷

۱۳۔ خصوصی اشاعت روزنامہ جنگ کراچی شمارہ ۲۳ مارچ ۱۹۹۱ء

۱۴۔ مولانا شہاب الدین رضوی مدیر ماہنامہ "سنی دنیا" بریلی، جماعت رضائے مصطفیٰ کے حوالے سے تحقیقی مقالہ لکھ رہے ہیں، موصوف اب تک ۲۰۰ صفحات تحریر کر چکے ہیں، اس مقالہ کی اشاعت کے بعد مزید حقائق سامنے آنے کی توقع ہے۔

۱۵۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نے ترک موالات کے حوالے سے ایک تفصیلی مقالہ "فاضل بریلوی اور ترک موالات" تحریر فرمایا ہے جو کہ پاک و ہند سے متعدد مرتبہ شائع ہو چکا ہے۔ رئیس احمد جعفری نے بھی اپنی کتاب "اوراق گم گشتہ" میں فاضل بریلوی کا ترک موالات کے حوالے سے تفصیلی ذکر کیا ہے۔

۱۶۔ ہمدرد یونیورسٹی، دہلی کے ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم اور جامع ملیہ نیو دہلی کے ڈاکٹر سید اسلم جمال الدین نے اس موضوع پر تفصیلی مقالات تحریر کئے ہیں جنہیں کراچی سے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا نے کتابی صورت میں شائع کیا ہے۔

۱۷۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نے ماہنامہ السواد الاعظم، مراد آباد کے شماروں کی روشنی میں ایک تحقیقی و تاریخی مقالہ "تحریک آزادی ہند اور السواد الاعظم" تحریر فرمایا ہے جو کہ لاہور اور ہندوستان سے شائع ہوا۔ اس مقالے کے اشاعت سے امام احمد رضا، ان کے خلیفہ مولانا نعیم الدین مراد آبادی اور دیگر علماء و مشائخ کی مساعیٔ جمیلہ مزید واضح ہوئی ہیں۔

۱۸۔ (الف) خطبہ صدارت حجۃ الاسلام، مطبوعہ بریلی ــــ ۱۹۲۰ء

(ب) مولانا جلال الدین قادری، کھاریاں گجرات (پاکستان) نے "خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس" کے نام سے ایک نہایت ہی اہم تالیف فرمائی جو ۱۹۷۸ء میں لاہور سے شائع ہوئی۔ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا نے اس کا انگریزی ترجمہ کرایا ہے جو کہ اس کے کتب خانہ میں محفوظ ہے۔ جسے وہ کتابی صورت شائع کرنے کا پروگرام رکھتا ہے۔

۱۹۔ غلام معین الدین نعیمی، مولانا حیات صدر الافاضل، مطبوعہ لاہور، صفحہ ۱۸۳

۲۰۔ ماہنامہ فیض رضا، لائلپور، شمارہ مارچ ۱۹۷۳ء، صفحہ ۳

۲۱۔ محمد محدث کچھوچھوی مولانا سید "خطبہ صدارت جمہوریت اسلامیہ منعقدہ ۲۹ اپریل ۱۹۴۶ء، مطبوعہ لاہور، صفحہ ۲۴

۲۲۔ محمد محدث اشرفی، سید الخطبہ الاشرفیہ للجمہوریت الاسلامیہ، مطبوعہ لاہور، صفحہ ۳۸

۲۳۔ ماہنامہ فیض رضا، لائلپور، شمارہ مارچ ۱۹۷۴ء صفحہ ۱۵

۲۴۔ محمد مسعود احمد، ڈاکٹر، تحریک آزادی ہند اور السواد الاعظم، مطبوعہ لاہور

۲۵۔ خدا بخش اظہر، مسلم لیگ، مطبوعہ لاہور ۱۹۴۰ء، صفحہ ۱۴

۲۶۔ رئیس احمد جعفری، حیات محمد علی جناح، مطبوعہ کتب خانہ تاج آفس، بمبئی

۲۷۔ خدا بخش اظہر، مسلم لیگ، مطبوعہ لاہور ۱۹۴۰ء صفحہ ۱۴

۲۸۔ رئیس احمد جعفری، اوراق گم گشتہ، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۸ء صفحہ ۲۲۵ تا ۳۰۵

۲۹۔ خصوصی اشاعت روزنامہ جنگ کراچی، شمارہ ۲۳ مارچ ۱۹۹۱ء

۳۰۔ روزنامہ حریت کراچی، شمارہ ۱۴ جنوری ۱۹۴۰ء

۳۱۔ خصوصی اشاعت روزنامہ جنگ کراچی، شمارہ ۲۳ مارچ ۱۹۹۱ء

۳۲۔ عبدالنبی کوکب، مقالات یوم رضا، حصہ سوم، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۱ء، صفحہ ۱۰

۳۳۔ جاوید اقبال، ڈاکٹر، زندہ رود، مطبوعہ لاہور

۳۴۔ روزنامہ حریت کراچی، شمارہ ۱۴ جنوری ۱۹۴۰ء

۳۵۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نے "حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر محمد اقبال" کے عنوان سے ایک مقالہ سپرد قلم فرمایا ہے، جس میں اس قسم کے شواہد جمع فرمائے ہیں یہ مقالہ کتابی صورت میں سیالکوٹ سے شائع ہوا۔

۳۶۔ ر،ک، محمد صادق قصوری، اکابر تحریک پاکستان، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء

۳۷۔ محمد برہان الحق جبلپوری، مفتی، اکرام امام احمد رضا (مرتبہ ڈاکٹر محمد مسعود احمد)، لاہور

۳۸۔ ر،ک، حیات صدر الافاضل، مرتبہ غلام معین الدین نعیمی، بحوالہ ماہنامہ فیض رضا، لائلپور، شمارہ مارچ ۱۹۷۴ء، صفحہ ۱۶

۳۹۔ مجلہ امام احمد رضا کانفرنس ۱۹۹۲ء مطبوعہ کراچی، صفحہ ۱۲

۴۰۔ مجلہ امام احمد رضا کانفرنس ۱۹۸۰ء، مطبوعہ کراچی، صفحہ ۱۸